بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر اے ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | منگل ۲۵ جمادی الاول ۱۴۰۴ھ ✦ ۲۸ تبلیغ ۱۳۶۳ ہش ✦ ۲۸ فروری ۱۹۸۴ء | نمبر ۴۹

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (العالی) مدظلہا کی صحت سے متعلق تازہ اطلاع

(۲۷ فروری ۱۹۸۴ء)

"عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ (آمین)

مجھے خوشی ہے کہ میرے دورہ سے فجی میں نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے

جماعت احمدیہ فجی کے پہلے جلسہ سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ فجی اطلاع دیتے ہیں۔ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ فجی نے ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مسجد ناصر وانوالیوو (VANUALEVU) میں پہلے جلسہ سالانہ کا انعقاد کیا۔ جلسے میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ جس میں حضور نے فرمایا تھا:-

"جلسہ سالانہ سے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو کامیاب بنائے اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے اور آپ کے ایمان میں مضبوطی عطا کرے۔ جب میں فجی میں تھا تو اس بات پر زور دیا تھا کہ ہر احمدی کو داعی الی اللہ بننا ہوگا۔ ہر ایک کو فجین زبان سیکھنی ہوگی۔ جس سے اس قوم میں تبلیغ کرنا آسان ہوگا۔ اور میں بہت خوش ہوں کہ میرے دورۂ فجی سے وہاں نمایاں تبدیلی ہوئی ہے۔ اور مجھے خوشکن رپورٹیں مل رہی ہیں۔

میں دعا کرتا ہوں کہ آپ کا یہ جلسہ سالانہ کامیاب ہو۔ ہر ایک کو میرا السلام علیکم کہیں۔"

اس ایک روزہ جلسہ سالانہ میں لمباسہ، ودلوا، ناصر وانگا۔ اور وینی لیوو کی جماعتوں نے شرکت کی۔ اور مقررین نے تربیتی اور تبلیغی امور پر موثر تقاریر کیں۔

اس جلسہ میں یہ عہد کیا گیا کہ ہر سال جلسہ سالانہ ہوگا۔ اور آئندہ سال دو روزہ جلسہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اس کے مفید نتائج پیدا فرمائے۔ آمین!

(وکالت تبشیر)

○

● مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کوئٹہ و صوبہ بلوچستان کی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ بشریٰ حنیف صاحبہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۸۴ء کو انصار اللہ مرکزیہ کے ہال میں منعقد ہوئی۔ عزیزہ کا نکاح مورخہ ۱۰ جون ۱۹۸۳ء کو کوئٹہ میں محترم شیخ محمد حنیف صاحب نے عزیز مکرم عبدالماجد صاحب ابن مکرم شیخ عبدالمجید صاحب آف فیصل آباد کے ساتھ بعوض حق مہر ۳۰ ہزار روپے پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ کا آغاز بعد نماز مغرب تلاوت قرآن سے ہوا جو جامعہ احمدیہ کے انڈونیشین طالب علم مکرم قمرالدین صاحب نے کی۔ اس کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعائیہ اشعار پڑھے اس کے بعد اپنی کہی ہوئی دعائیہ نظم ترنم سے سنائی۔ اس کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی و ناظر بیت المال (خرچ) نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین!

سیرالیون میں صرف جماعت احمدیہ نے کام کیا ہے اور کسی مذہبی جماعت کو اس کی توفیق نہیں ملی!

سیرالیون کے شمالی صوبہ منگبی میں سالانہ سرکٹ کانفرنس میں وزیر اعلیٰ کے نمائندہ کا خطاب:

علاقہ کے ڈسٹرکٹ آفیسر، پیرامائونٹ چیف، چیف امام اور دیگر معززین کی شرکت: مالی قربانی کا ایک نیا ریکارڈ

سیرالیون سے مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو جماعت نے سیرالیون کے شمالی صوبہ منگبی میں سرکٹ کانفرنس کا انعقاد کیا۔ شہر کے وسط میں کوٹ باری کی عمارت میں سرکٹ کانفرنس کے لئے تین بڑے گیٹ بنائے گئے جن پر پھول اور بینرز لگائے گئے اور ان پر کلمہ طیبہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ"۔ "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" قرآنی آیات اور دیگر عبارات لکھی ہوئی تھیں۔

تصویری نمائش کا بھی انتظام تھا۔ چاروں پر مختلف ممالک میں جماعت کی مساجد، مشن اور مبلغین کی کارکردگی کے فوٹو بھی تھے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آپ کے خلفاء اور سیلین کی مسجد کے افتتاح کے موقعہ کی کارروائی تصویری رنگ میں دکھانے کا انتظام تھا۔ عمارت کے اندر اور باہر بینروں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح، آمد کی غرض و غایت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں۔ اور عقائد احمدیت درج تھے۔

جلسہ کی صدارت محترم امیر و مشنری انچارج مولانا محمد صدیق صاحب شاہد نے کی۔ تلاوت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ "یا عین فیض اللّٰہ والعرفان" کے چند اشعار مکرم فضل الٰہی صاحب عارف نے ترنم سے سنائے۔ بعد ازاں مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ ہال سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ اس کے بعد جماعت نے ۶۰۰ لیون کی مالی قربانی پیش کی جو اس علاقہ کیلئے ایک ریکارڈ ہے۔

صوبہ کے قائمقام وزیر اعلیٰ کی طرف سے ڈسٹرکٹ آفیسر نے نمائندگی کی اور وزیر اعلیٰ کی طرف سے نیک تمناؤں کا اظہار کرنے کے بعد آپ نے جماعت کی مساعی کو سراہا۔ اور فرمایا:-

"اس کانفرنس میں شرکت کر کے مجھے روحانی مسرت مل رہی ہے حقیقت یہ ہے کہ سیرالیون کی فلاح و بہبود اور ترقی کی خاطر بہت سے مشنری اور مشنری یہاں آئے ہیں لیکن جو کام احمدیہ مشن کے مبلغین نے کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ کوئی اور مشن اس میں شریک نہیں۔"

کانفرنس کے آخر میں علاقہ کے (باقی صفحہ ۶ پر)

گیمبیا میں

پندرہ افراد کا قبولِ احمدیت:

گیمبیا (مغربی افریقہ) سے احمدیہ میڈیکل سنٹر کے انچارج مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی دعوت الی اللہ سے ماہ جنوری میں پندرہ افراد داخل سلسلہ ہوئے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور سلسلہ کے خدام ڈاکٹروں کو نوع انسان کی مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (وکالت تبشیر)

✱ "یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔" (حضرت مسیح موعود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۲۵ جمادی الاول ۱۴۰۴ھ
۲۸ فروری ۱۳۶۳ ہش

پہاڑوں سے زیادہ محکم یقین کا اصل سرچشمہ

مامورین الٰہی اُس وقت ہی مبعوث ہوتے ہیں جب بنی نوع انسان ہدایت کی راہ سے بھٹک کر اپنے خالق و مالک سے روگردان ہو جاتے ہیں۔ اُن کے سپرد یہ اہم اور عظیم الشان کام کیا جاتا ہے کہ وہ بنی نوع انسان کو از سرِ نو ہدایت کی راہ پر گامزن کر کے خدا تعالیٰ کی طرف واپس لائیں اور انہیں اُس کے آستانہ پر جھکا کر اُس کے ساتھ ان کا زندہ تعلق قائم کر دکھائیں۔

مامورین الٰہی کے لئے اس کام کی انجام دہی اس لئے انتہائی مشکل اور کٹھن ہوتی ہے کہ جن لوگوں کی اصلاح یابی پر وہ مامور کئے جاتے ہیں وہ اپنی تمام تر گمراہیوں اور بداعمالیوں کے باوجود اپنے آپ کو ہدایت یافتہ سمجھتے ہیں اور نہ صرف یہ کہ اپنی اصلاح پر آمادہ نہیں ہوتے بلکہ الٹا اُن مامورین الٰہی اور ان پر ایمان لانے والے معدودے چند کمزور اور بے بضاعت افراد کے درپئے آزار ہو کر انہیں نیست و نابود کرنے پر تُل جاتے ہیں اور ان کی ہستی کو کالعدم کر دینے کی تدبیروں اور منصوبوں کو بروئے کار لانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔

مامورین الٰہی کے خونخوار مخالفین و معاندین کی اِن انتہائی خطرناک تدبیروں اور منصوبوں کے باوجود بالآخر ہوتا یہی ہے کہ مامورین الٰہی اور ان پر ایمان لانے والے غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ حالات سراسر ان کے مخالف ہوتے ہیں، معاندین ان کے خلاف دانت پیس رہے ہوتے ہیں اور بظاہر نظر یہی آ رہا ہوتا ہے کہ وہ ان پر جھپٹ کر انہیں کالعدم کر کے رکھ دیں گے۔ لیکن اپنی تمام تر کثرتِ تعداد اور قوت و اقتدار کے باوجود وہ ایسا کرنے پر قادر نہیں ہوتے اس کی وجہ یہ ہے کہ مامورین الٰہی اور ان پر ایمان لانے والے منجانب اللہ اس یقین پر قائم ہوتے ہیں کہ ہمارا خدا مخالفینِ حق کو ان کے مذموم ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دیگا۔ یہ یقین ہی ان کی اصل قوت ہوتا ہے اور اس یقین کے بل پر ہی وہ ہر اذیت کو برداشت کرتے اور ہر ظلم کو صبر سے جھیلتے اور لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دینے میں کمال جرأت اور دلیری کا مظاہرہ کرتے چلے جاتے ہیں۔

مامورین الٰہی اور ان پر ایمان لانے والوں کے اس محکم یقین کا سرچشمہ ان کے قادرِ مطلق اور صادق الوعد خدا کی ذات ہوتی ہے۔ وہ انہیں انتہائی پُرخطر حالات میں بار بار یہ تسلی دے رہا ہوتا ہے کہ طاقتور مخالفینِ حق کی تدبیریں میرے علم میں ہیں، وہ اگر ایسی خطرناک تدبیریں بھی کریں کہ جو بظاہر زمین و آسمان کو ہلا ڈالنے والی ہوں، تب بھی میں انہیں کامیاب نہیں ہونے دوں گا اور غلبۂ حق کے وعدہ کو پورا کر کے رہوں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی اس غیر مبدل سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ۚ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝

(ابراھیم آیات ۴۷-۴۸)

یعنی یہ لوگ اپنی تمام تدابیر بروئے کار لا چکے ہیں لیکن اگرچہ ان کی تدابیر ایسی ہوں کہ ان کے نتیجہ میں پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں۔ پھر بھی اللہ کے پاس ان کی تدابیر کا جواب ہے۔ پس (اے مخاطب) تو یہ گمان نہ کر کہ اللہ اپنے رسولوں سے کئے ہوئے وعدے پورے نہیں کرے گا۔

اللہ ہر چیز پر غالب ہے وہ ان کے مخالفوں کو سزا دے گا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ منجانب اللہ عطا ہونے والی قوتِ یقین کی وجہ سے ہی انبیاء علیہم السلام جب یہ دیکھتے تھے کہ ان کی قوم پر وعظ و نصیحت کا سرے سے کوئی اثر ہوتا ہی نہیں اور وہ کسی دلیل کو بھی خاطر میں نہیں لاتے اور ظلم سے باز نہ آنے کی انہوں نے قسم کھا رکھی ہے، تو وہ خود یکّہ و تنہا، اور انتہائی کمزور ہونے کے باوجود خدائی حکم کے تحت ان سے کہہ دیا کرتے تھے کہ اگر تم حق کی مخالفت سے کسی صورت باز آنے کے لئے تیار نہیں ہو تو پھر جو تمہارے بس میں ہے کر گزرو اور اللہ آپ فیصلہ کر دے گا کہ کون حق پر ہے اور کون حق پر نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت نوح

(باقی صفحہ پر)

پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خاں کی یاد میں

میرا بھائی وہ میرا برادر

میرا بھائی وہ میرا برادر
وہ خلیق و شجاع و دلاور

وہ نصیر احمد نور پیکر
وہ زمانے کی نظروں کا محور

نورِ اخلاص سے تھا منوّر
وہ صفاتِ حمیدہ کا مظہر

حُسنِ اخلاق کا اک مرقع
وہ شرافت کا عکسِ حسیں تر

پھول جھڑتے تھے وقتِ تکلّم
جانِ محفل تھا وہ دوست پرور

اللہ اللہ متانت پہ اُس کی
لاکھ رنگینیاں تھیں نچھاور

واقفِ دینِ حق تھا سراسر
وہ محیطِ عمل کا شناور

مثلِ ریشم تھا دل نرم اُس کا
عزم و ہمّت میں آہن سراسر

کس قدر جلد رخصت ہوا ہے
اِس جہاں سے وہ دانش کا پیکر

اس کے اوصاف کا کیا بیاں ہو
صاحبِ علم و دانش، سخنور

موج در موج تھا علم اُس کا
تھا وہ سائنس کا اک سمندر

ندرتِ فکر تھی اُس کو حاصل
اُس کے اشعار مثلِ گلِ تر

ڈھونڈ لاتی تھی تخئیل اُس کی
وہ مضامیں جو تھے روح پرور

دلکش و دلنشیں اُس کی نظمیں
اُس کی نعتیں حریرے حسیں تر

اُس کی طرزِ سخن تھی نرالی
ذوقِ شعری تھا اُس کو میسّر

پختہ مشقی تھی اُس کی میزہن
ناز تھا اُس کو اپنے قلم پر

شرق تا غرب شہرت تھی اُس کی
اُس کی دانش کا چرچا تھا گھر گھر

ہو گیا میری نظروں سے اوجھل
وہ مرا چاند وہ روئے انور

گوہرِ اشک جاری ہیں غم سے
یاد پر ہیں یہ اُس کی نچھاور

روح پر اُس کی رحمت ہو مولا
میرے غفار اے میرے داور

صبر کی اِس کو توفیق دے دے
غمزدہ ہے سلیم سخنور

(سلیم شاہجہانپوری از نوابشاہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ

جو اپنے نفس کی کمزوری کا محاسبہ کرتا ہے اس کے لئے روحانی ترقی کے راستے کھل جاتے ہیں

انسان اسی وقت خطرات سے محفوظ ہوتا ہے جب خدا کی آواز اسے ایسا کہہ دے۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی ایک نہایت پُر معارف اور پُر حکمت تفسیر

یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہدیۂ قارئین ہے۔ یہ خطبہ حضورؓ نے مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۳۷ء بمقام کراچی ارشاد فرمایا تھا۔ یہ خطبہ جمعہ مکرم مولوی عبدالقادر صاحب مبلغ اور مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے قلم بند کیا تھا۔ حضور رضی اللہ عنہ اس پر نظر ثانی نہیں فرما سکے تھے۔

(ناظر خدمت درویشاں)

بعد تشہد اور تلاوت سورۂ فاتحہ فرمایا:

چونکہ میرے گلے میں تکلیف ہے اس لئے زیادہ بول نہیں سکتا مگر جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا

سکھائی ہے یہ دو باتوں پر دلالت کرتی ہے۔ اس کا ایک تعلق اعلیٰ مدارج کے لوگوں کے ساتھ ہے جیسے یہاں اس طرح پر بیان کیا گیا ہے کہ جوں جوں کوئی انسان ترقی کرتا ہے اور کسی بڑے رستے پر پہنچنا چاہتا ہے۔ وہ دعائیں کرتا جاتا ہے مگر چونکہ تمام انسان ایک حالت پر نہیں ہوتے کوئی روحانیت کے اعلیٰ مقام پر ہوتا ہے اور کوئی اس جنگ میں مشغول ہوتا ہے جو شیطان کے ساتھ لڑی جا رہی ہوتی ہے۔ پس اگر قسم اوّل کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس آیت کے معنی کئے جائیں کہ الٰہی ہمیں اعلیٰ مقام تک پہنچا دے تو یہ بے معنی فقرہ ہوتا۔ کیونکہ ایسے شخص کے نزدیک اس آیت کا مفہوم اس وقت شروع ہوتا ہے جبکہ جملہ معلومہ مقامات ختم ہو جاتے ہیں۔ جب تک معلومہ مقامات موجود ہوتے ہیں اس وقت تک مقصود اس کے سامنے ہوتا ہے جس کے لئے وہ دعائیں کرتا ہے۔

جب انسان ان اخلاق کو حاصل کر لیتا ہے جن کو وہ جانتا ہے اور ان علوم اور عرفان کی باتوں کو حاصل کر لیتا ہے جن کو لوگ علمی طور پر جانتے ہوتے ہیں تو وہ نام لے لے کر دعائیں کرتا ہے لیکن جب وہ نہیں جانتا کہ اس سے آگے کیا ہے تب وہ دعا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے خدا جو کچھ مجھے نہیں معلوم وہ بھی دے۔

دوسرا مقام

بعض انسانوں کا وہ ہوتا ہے جبکہ وہ شیطان سے لڑائی کر رہا ہوتا ہے اس وقت اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ سے اس کی مراد یہ ہوتی ہے کہ خدایا مجھے صراط مستقیم پر قائم رکھ۔ وہ ان خطرات کو محسوس کرتا ہے جو اسے روز پیش آتے ہیں لہٰذا اس دعا کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے کہ ہر وقت انسان کے ساتھ ایسی چیزیں لگی ہوئی ہیں جو اس کے ایمان تقویٰ، دین کی خدمت کی خواہش اور محبتِ الٰہی کو کم کر رہی ہیں۔ لہٰذا اسے ان سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔

بہت سے ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اس بات میں مارے جاتے ہیں کہ وہ خیال کر لیتے ہیں کہ ان کو کوئی مستقل چیز مل گئی ہے یا کم سے کم وہ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ وہ ایسے مقام پر پہنچ گئے ہیں کہ ان کو

اطمینان کی حالت

حاصل ہو گئی ہے اور وہ اپنی تمام جدوجہد چھوڑ دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ جملہ خطرات سے محفوظ ہو گئے ہیں۔ حالانکہ انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان بعض اوقات ایک بڑے مقام پر پہنچ کر بھی نیچے گر جاتا ہے۔ جیسے عبداللہ بن ابی سرح کاتب وحی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی واقعہ ہے کہ آپؐ نے اپنا سیکرٹری بنایا اور وحی الٰہی کے لکھنے کا کام سپرد کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے اسے قابل اعتبار سمجھا تھا اور اسے متقی خیال فرماتے تھے۔ علاوہ ازیں اس کے ذاتی حالات بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ مگر دیکھ لو کہ کس حالت تک پہنچ گیا۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کو ہی دیکھتے ہیں کہ آپ کے زمانہ میں کئی ایمان لانے والے مقربین ایسے ہیں جو اب آپ کے درجہ کو کم کر رہے ہیں۔ کئی ہیں جو دنیوی عزت کی خاطر سلسلے کی عزت کا خیال نہیں کرتے کئی ہیں جو غیر احمدی ہو گئے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہاں بتایا ہے کہ مومن کو

ہمیشہ خدا کی طرف

متوجہ رہنا چاہیئے اور خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اپنے نفس کے محاسبہ میں لگے رہنا چاہیئے کہ کہیں اس میں کوئی نقص تو نہیں پیدا ہو گیا۔

یہ بے شک درست ہے کہ اپنی غلطی کا اجمالی احساس تو ہر ایک کو ہوتا ہے لیکن تفصیلی احساس ہر ایک کو نہیں ہوتا مگر صرف اجمالی احساس کوئی نفع نہیں پہنچاتا۔

اجمالی احساس یہ ہوتا ہے کہ جب انسان کسی درجے پر پہنچ جاتا ہے تو سمجھتا ہے کہ وہ بہت کمزور ہے حالانکہ خود اس پر اس کے اس قول کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

عام طور پر یہ کہنا کہ کمزور ہوں گنہگار ہوں۔ یہ فقرے تو متکبر اور کافر بھی کہتے ہیں۔ مثلاً جب کوئی ان کی تعریف کرے تو انکسار سے وہ بھی ایسے فقرے کہہ دیتے ہیں لیکن دل سے اسے محسوس نہیں کرتے۔

پس اجمالی نقص کا اظہار کوئی چیز نہیں کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اس کا اظہار کرتے ہیں لیکن تفصیلی طور پر وہ اپنے آپ کو بے گناہ سمجھتے ہیں۔ جب وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچائی، فرمانبرداری، امانت، دیانت میں سستی کریں، اور کوئی ان سے ہی سوال کرے تو جھٹ اپنے نفس کی حمایت کرتے ہیں اور بے عیب ہونے کے دلائل دے کر اپنے نفس کو بھی تسلی دے دیں گے یوں چاہے سارا دن ان سے کہلوا لو کہ وہ خطاکار ہیں گنہگار ہیں لیکن دوسرے وقت میں وہی شخص عیب کرتا ہے۔ اور دریافت کرنے پر چڑتا ہے، اگر وہ بے عیب نہ تھا تو چڑا کیوں تھا۔ سوائے ایسے حالات کے کہ اس کے متعلق خود اللہ تعالیٰ نے کہا ہو کہ تو بے عیب ہے اس وقت اس کا چڑنا اپنے لئے نہیں ہوتا بلکہ خدا تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے اور وہ

خدا کے حکم کی وجہ سے مقابلہ

کرتا ہے۔

اگر انبیاء پر اعتراض کی جائے تو وہ اپنی ذات کے بچاؤ کے لئے ایسا نہیں کرتے کیونکہ اپنی ذات میں تو وہ اپنے آپ کو کمزور سمجھتے ہیں لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہوتا ہے کہ وہ بے عیب ہیں۔ لہذا خدا کو الزام سے بچانے کے لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول صحیح ہو نہ کہ اپنی ذات کے واسطے وہ اس کی تردید کرتے ہیں۔ جیسے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر الزام لگانا حقیقۃً اس ہستی پر الزام لگانا ہے جس نے کہا تھا کہ ہم نے تم کو چن لیا اور اسی لئے لوگ آپؐ کی حفاظت کرتے تھے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ آپؐ اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ خدا کے لئے ایسا کرتے تھے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب تک خدا کی ذات کا سوال نہ تھا آپؐ نے ہر ایک حملہ کو برداشت کیا۔ چنانچہ

بادشاہ ہونے کی حیثیت میں

مدینہ میں جب ایک یہودی نے آپؐ کو کہا یا محمد (حالانکہ ایک بڑے آدمی کو اس طرح بلانا یقیناً قابل اعتراض تھا) اس پر صحابہؓ کو بہت طیش آیا اور قریب تھے کہ اس کو سزا دیں لیکن آپ نے تحمل سے فرمایا کہ اس نے ٹھیک کہا ہے کیا میرے ماں باپ نے میرا نام محمد نہیں رکھا ہے تم غصے کیوں ہوتے ہو۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جہاں خدا کے نام کا سوال نہ تھا بلکہ محض اپنی ذات کا سوال تھا، وہاں آپ نے اپنی عزت کو پسند نہ فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی ایک واقعہ ہے کہ ایک دفعہ لاہور کی ایک گلی میں ایک شخص نے آپ کو دھکا دیا۔ آپ گر گئے جس سے آپ کے ساتھی جوش میں آ گئے اور قریب تھا کہ اسے مارتے لیکن آپ نے فرمایا کہ اس نے اپنے جوش سے سچائی کی حمایت میں ایسا کیا ہے۔ اسے کچھ نہ کہو۔ پس انبیاء اپنے نفس کے سوال کی وجہ سے نہیں بولتے بلکہ

خدا کی عزت کے قیام کے لئے

بولتے ہیں۔ تو یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی بھی ایسا ہی کرتے ہیں ان میں اور عام لوگوں میں بڑا فرق ہوتا ہے وہ خدا کے لئے کرتے ہیں اور عام لوگ اپنے لئے کرتے ہیں۔

پس اگر کسی شخص کو یہ احساس پیدا ہو جائے کہ میں واقعہ میں کمزور ہوں تو ایسا انسان گمراہ ہو نہیں سکتا۔ انسان گمراہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ یقین رکھتا ہے کہ میں حق پر ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت معاویہ کی نماز کا واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ان سے ایک مرتبہ فجر کی نماز قضا ہو گئی۔ لیکن وہ اس غلطی کے نتیجہ میں نیچے نہیں گرے بلکہ ترقی کی۔ پس جو گناہ کا احساس کرتا ہے وہ گناہ سے بچتا ہے۔ جب گناہ کا احساس نہیں رہتا تو انسان معصیت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

مومن کو اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ پر غور کرنا چاہیئے اور سمجھنا چاہیئے کہ وہ خطرات سے محفوظ نہیں ہوا۔ صرف اسی وقت محفوظ ہو سکتا ہے جبکہ خدا کی آواز اسے کہہ دے

پس انسان کو اپنے نفس کی کمزوری کا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ ایسے شخص کے لئے روحانیت کے راستے کھل جاتے ہیں جو ایسا نہیں کرتا۔ اس کے لئے روحانیت کے راستے مسدود ہو جاتے ہیں اور ایسا انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

علیہ السلام نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ (یونس آیت ۷۲)

ترجمہ:۔ اے میری قوم! اگر میرا تمہارے درمیان رہنا اور تمہیں اللہ کے نشانات کے ذریعہ وعظ و نصیحت کرنا تم پر گراں گزرتا ہے تو یاد رکھو میرا توکل تو اللہ پر ہے۔ تم مع اپنے خود ساختہ معبودوں کے میرے خلاف اپنا آخری منصوبہ بنالو اور اس بات کی احتیاط کر لو کہ تمہاری تدبیر کا کوئی پہلو تم سے مخفی نہ رہے۔ پھر اپنے فیصلہ کو میرے خلاف بروئے کار لاؤ اور مجھے کسی قسم کی مہلت نہ دو (پھر دیکھو کہ خدا کس طرح حق اور اہل حق کا ساتھ دیتا ہے)

یہی بات آخر کار حضرت شعیب علیہ السلام نے بھی اپنی قوم سے کہی۔ انہوں نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہا:۔

يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۝

(ھود آیت ۹۴)

یعنی اے میری قوم تم سے جو ہو سکتا ہے کر گزرو مجھ سے جو ہو سکے گا میں کروں گا۔ تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کس پر ایسا عذاب آتا ہے جو اسے ذلیل کر کے رکھ دے گا اور کون جھوٹا ہے۔ تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

اور یہی بات نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار مکہ سے کہی لیکن انبیائے ماسبق کی طرح کبھی اس وقت جب آپؐ نے دیکھ لیا کہ کفار مکہ ظلم کی راہ ترک کرنے پر کسی صورت آمادہ نہیں ہوں گے۔ چنانچہ آپؐ نے خدائی حکم کے مطابق قوم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (الانعام آیت ۱۳۶)

اے رسول! تو ان سے کہہ دے۔ اے میری قوم جو تم سے ہو سکتا ہے کر گزرو جو مجھ سے ہو سکے گا میں کروں گا۔ تم جلد ہی جان لوگے کہ وہ شخص کون ہے جو اس غرض کو پورا کرتا ہے جس کے لئے یہ عالم بنا ہے۔ یاد رکھو! ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

الغرض مامورین الٰہی اور ان پر ایمان لانے والے کمزور و بے بضاعت لوگوں کی اصل طاقت وہ محکم یقین ہوتا ہے جو انہیں منجانب اللہ عطا کی جاتی ہے، یقین اس بات پر کہ خدا ان کے ساتھ ہے اور وہ ظالموں کو ان کے مذموم ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دے گا اور بالآخر حق ہی غالب آئے گا۔ اور حق کے طاقتور اور زور آور مخالف مغلوب ہوئے بغیر نہیں رہیں گے۔ اس محکم یقین کا سرچشمہ ان کے قادر مطلق خدا کی ذات بے ہمتا ہوتی ہے جو انہیں ہر گھڑی اور ہر آن تسلی دے رہا ہوتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، میں تمہارے ساتھ ہوں، میں تمہارے ساتھ ہوں۔

اطفال شجرکاری کے موسم میں زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں! (مہتمم اطفال مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپانی سے ترجمہ

تحریر: مکرم توشیو نمی کاوا
ترجمہ: مکرم مغفور احمد صاحب منیب

میرا پاکستان کا سفر

بدھ مت کے ایک پیروکار جاپانی کے تاثرات

مسٹر توشیو نمی کاوا Mr. Toshio Namikawa مذہباً بدھ مت کے پیروکار ہیں۔ جاپان کے صوبہ "ناگانو" میں پیدا ہوئے اور اب دونوں یوکوہاما YOKOHAMA میں اپنا ریاضی کا سکول چلا رہے ہیں۔ خود ٹیچر ہیں۔ اگست ۱۹۸۳ء میں انہوں نے پاکستان کا مختصر سفر کیا۔ جس کے حالات جاپانی زبان میں تحریر کئے۔ اس کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔

میرے سفر کے عوامل:

۱۹۸۰ء کی گرمیوں کی ایک دوپہر یوکوہاما کے سٹیشن پر جماعت احمدیہ کے مبلغ مغفور احمد منیب سے اچانک ملاقات ہوگئی اور پھر یہ ملاقات گہری دوستی میں تبدیل ہوگئی۔ اس طرح مجھے بارہا جماعت احمدیہ کے مشن ہاؤس میں جانے کا موقع ملتا رہا۔ بہت سے احمدی دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ ایک موقع پر جماعت احمدیہ کے ایک اور مبلغ جو اس وقت جاپان کے مبلغ انچارج تھے (یعنی عطاء المجیب صاحب راشد) ان سے ملاقات ہوئی تو میں آپ کی شخصیت سے بھی متاثر ہوا۔ جب تک مشن ہاؤس یوکوہاما میں تھا میں اکثر وہاں چلا جاتا۔ جب مشن ہاؤس ٹوکیو منتقل ہوگیا تو پھر بھی قریبی شہر ہونے کی وجہ سے بیشتر احمدی دوستوں سے ملاقات ہوتی رہی۔

مغفور احمد منیب صاحب مجھے اکثر پاکستان آنے کی دعوت دیتے۔ میں ان سے ہمیشہ پاکستان جانے کی دو شرطیں لگاتا۔ ایک یہ کہ میں ان دنوں پاکستان جاؤں گا جن دنوں منیب صاحب خود پاکستان میں ہوں اور دوسرے یہ کہ اگست کا مہینہ ہو کیونکہ میرے سکول میں اگست میں ہی ۱۰ دن کی گرمیوں کی چھٹیاں ہوتی ہیں۔ حسن اتفاق سے یہ دونوں شرطیں پوری ہوگئیں۔ اور منیب صاحب کے سامنے میں انکار نہ کر سکا۔ میں اسے قدرت کا حسین اتفاق کہتا ہوں اور جماعت احمدیہ کے افراد اسے اللہ کا فضل کہتے ہیں۔

میرے پاکستان جانے کی خواہش کی ایک بہت بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ میں پاکستان کے کلچر کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا تھا جس نے صدیوں قبل جاپان کو بھی بالواسطہ متاثر کیا اور جماعت احمدیہ کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ جس کے متعلق جاپان کے مقیم احمدی ہمیشہ کہتے ہیں کہ آئندہ یہ جماعت ہم جاپانیوں کے دل جیتنے والی ہے۔

سفر کا آغاز:

چونکہ منیب صاحب کا پاکستان جانے کا پروگرام اچانک طے ہوا تھا اور جولائی کے وسط میں وہ چلے گئے۔ اگست کے شروع میں میرے جانے کا پروگرام طے ہوا۔ اور ۲ اگست کی صبح چار بجے میں کراچی پہنچا۔ یہ دیکھ کر کہ میرے استقبال کے لئے منیب صاحب ان کے بھائی مظفر احمد نیز جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری صاحب ضیافت کے چار نمائندگان ایئرپورٹ پر موجود تھے۔ میں بہت متاثر ہوا۔ یہ میری مہمان نوازی کی ابتداء تھی۔ میرے سارے سفر میں جس رنگ میں جماعت احمدیہ کے افراد نے مہمان نوازی کی اس کا پہلا شکریہ تو اس جماعت کے روحانی امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سے ملاقات کا شرف پانے پر ادا کر دیا تھا اور ذکر کیا تھا کہ کس طرح جماعت نے میرا خیال رکھا۔ آپ نے بڑے پیار سے فرمایا کہ

"یہ تو ہمارا فرض تھا۔"

اور دوسرا شکریہ اب اس مضمون کے ذریعہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

کراچی:

جماعت احمدیہ کراچی کے امیر مکرم احمد مختار صاحب سے اور ایک جاپانی پروفیسر مسٹر KAGAWA سے ملاقات ہوئی۔ آپ کے وسعت علم کی داد دینا پڑتی ہے۔ کراچی ہی میں مجھے جماعت کے مبلغین سے ملنے کا موقع ملا۔ اسی طرح افریقہ، جنوبی امریکہ، انڈونیشیا، اور دیگر ایشیائی ملکوں سے آئے ہوئے طلباء کے ایک گروپ سے کراچی کے آرام دہ گیسٹ ہاؤس میں ملاقات ہوئی تو مجھے بتایا گیا کہ ان سب نے اپنی زندگیاں اسلام کی خاطر وقف کی ہوئی ہیں اور باقاعدہ مبلغ بننے کے لئے ربوہ کی ایک مذہبی درس گاہ (جامعہ احمدیہ) میں زیر تعلیم ہیں۔

کراچی میں میں دو مبلغین شیخ محمد نعیم صاحب لئیق احمد منیر صاحب اور کورنگی میں مسٹر احمد صاحب طاہر کی مہمان نوازی سے محظوظ ہوا۔

سندھ:

کراچی کے گیسٹ ہاؤس میں رہائش اور خوراک کی ہر قسم کی سہولت پر مجھے محسوس نہ ہوا کہ میں غیر ملک میں ہوں۔ جام شورو میں ایک رات چوہدری عبد الغفور صاحب کے مکان میں ٹھہرنے کا موقع ملا۔ جس جس سے میری ملاقات ہوئی۔ ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سب کی گرمجوشی عیاں تھی۔ میں سوچتا ہوں کہ کیا یہ سب ان لوگوں کو اسلام نے سکھایا ہے۔ خاص طور پر یہ محسوس کیا کہ عمر میں چھوٹے افراد عمر میں بڑے لوگوں کا بہت احترام کرتے ہیں اور ان کی باتوں کو سنتے اور عمل کرتے کی کوشش کرتے ہیں۔ تھرپارکر کے ریگستان کا ایک حصہ بھی دیکھنے کا موقع ملا۔ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ جاپانیوں کو ریگستانی علاقے دیکھنے کا بہت شوق ہے۔

موہنجوداڑو:

میرے سفر کا ایک اہم حصہ موہن جوداڑو کی سیر تھی کیونکہ ہمارے خیال میں جاپان جو کہ صدیوں قبل چین کے کلچر سے متاثر ہوا۔ یہ صرف چین کا ہی کلچر نہیں تھا بلکہ ہزاروں سال قبل پاکستان کے علاقہ میں موجود تہذیبوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان علاقوں کے اثرات ثقافت اور کلچر چین کے راستے جاپان بھی پہنچے اور ہمارے بہت پرانے کلچر کے نوادرات جو کبھی کبھی ہی نمائش میں رکھے جاتے ہیں ان کے مطالعہ سے بھی اس بات کو تقویت پہنچتی ہے۔ کسی جاپانی کے لئے جس طرح موہنجوداڑو کی گرمی ناقابل یقین ہے اسی طرح اس کے آثار بھی ناقابل یقین تھے۔ یعنی میں کتابوں میں پڑھی ہوئی تاریخ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ اور یہ کہ چار پانچ ہزار سال قبل اتنی مہذب قومیں موجود تھیں۔ اور اس پر معمہ یہ کہ اس قدر ترقی یافتہ قومیں آناً فاناً تباہ کیسے ہوگئیں۔

لاہور:

پاکستان کے وسطی علاقہ پنجاب میں جانے کے لئے لاہور پہنچا۔ گرمی کی شدت کی وجہ تھی یا کوئی اور۔ میں سخت بیمار ہوگیا۔ اسہال نے مجھے ایک رات میں ہی اتنا لاغر کر دیا کہ سہارے کے بغیر چلنا پھرنا مشکل ہوگیا۔ ۱۴ اگست پاکستان کی آزادی کے دن کی تقریبات دیکھنے سے محروم رہا۔ البتہ بادشاہی مسجد، لاہور میوزیم، دیکھ لیا۔ یہاں بھی جماعت احمدیہ کے سنٹر دارالذکر میں قیام کا موقعہ ملا۔ جہاں احمدی ڈاکٹر کیپٹن شیخ نصیر احمد صاحب کی شفقت لمبا عرصہ یاد رہے گی۔ لاہور میوزیم نے میری معلومات میں بہت اضافہ کیا۔

ربوہ:

میں ایک بدھسٹ ہوں۔ میرے مسلمان دوست غیر مرئی زبردست طاقتوں کے ایک وجود کے قائل ہیں جسے یہ "خدا" کہتے ہیں میں کسی ایسے وجود کا قائل نہیں البتہ ان طاقتوں کو میں نیچر کہتا ہوں۔ خود مجھے اپنے بدھسٹ ہونے کے بارہ میں کچھ پتہ نہیں۔ شاید میرے احمدی دوست میرے مذہب کے بارہ میں زیادہ ہی جانتے ہوں۔ میرے پاس اس مذہبی پس منظر میں مجھے ربوہ جانے کا خیال کیوں پیدا ہوا اس کا ذکر میں ابتداء میں کر چکا ہوں۔ یعنی جماعت احمدیہ کے مبلغین اور احمدی ممبروں کی دوستی اور ان کا یہ دعویٰ کہ ہم مستقبل میں ساری دنیا کے دل محبت سے جیت لیں گے۔

میں ربوہ ۴ اگست کی شام کو لاہور سے فلائنگ کوچ کے ذریعہ پہنچا۔ میری طبیعت سخت خراب تھی۔ آرام دہ مہمان خانہ (دارالضیافت) میں میرا قیام تھا اور میری طبیعت کے مطابق کھانے کا بھی خیال رکھا گیا۔ وہاں کے ڈاکٹر کے مشورہ سے دواؤں کا استعمال جاری رکھا۔ اگلی صبح تک میں خود چلنے پھرنے کے قابل ہوگیا۔

جماعت احمدیہ کے روحانی امام کے مقام سے میں جاپان میں ہی واقفیت حاصل کر چکا تھا۔ لیکن جاپان کے مذہبی ماحول کے اس پس منظر میں کہ یہاں جاپان میں روحانی پیشوا دوسری قوموں کے لوگوں سے تو درکنار خود اپنے پیروکاروں سے بھی ملاقات بالمشافہ نہیں کرتے۔ دل میں ملاقات کی خواہش ابھرتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور پھر دب جاتی ہے لیکن جب میری اس حالت کو محسوس کرتے ہوئے منیب صاحب نے پوچھا کہ کیا تمہاری طرف سے درخواست کروں۔ تو مجھے بہت خوشی ہوئی۔

ملاقات کے لئے غالباً وقت پہلے طے ہو چکا تھا۔ کچھ دوسرے لوگ بھی موجود تھے۔ بچے اور عورتیں بھی۔ ہم اپنی باری پر اندر گئے۔ منیب صاحب نے ترجمانی کی۔ ۲۰ منٹ کے قریب باتیں کرنے کا موقع ملا۔ ہم جاپانیوں کے خیال میں ہے کہ مذہبی پیشوا تو صرف ثقیل قسم کی مذہبی گفتگو کرتے ہیں۔ لیکن جس محبت اور شفقت سے میرا حال۔ میرے سفر کا حال اور آسان پیرایہ میں مذہبی گفتگو حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمائی یہ میرے لئے پہلا تجربہ تھا۔ آپ نے مجھے خدا کے وجود کے بارہ میں بتایا کہ موجود ہے اور مذہب کی ضرورت کی تشریح فرمائی۔ یہ بھی ذکر فرمایا کہ جاپانیوں نے ابھی تک کسی بھی مذہب کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔ عیسائیت کو نہ ہی اسلام کو۔ اور فرمایا کہ ایسی قومیں جو مذہب کو سنجیدگی سے نہیں لیتیں وہ خواہ کتنی ہی ترقی یافتہ کیوں نہ ہوں جب بھی کوئی مشکل وقت یا امتحان کا وقت آتا ہے انہیں پریشان ہونا پڑتا ہے۔ واپسی پر جس گرمجوشی سے آپ نے مصافحہ کیا اس لمس کی یاد اب بھی محسوس کرتا ہوں۔ بہرحال آپ کو ناقابل بیان طور پر اعلیٰ ظرف پایا۔ میں نے درخواست کی کہ جاپان تشریف لائیں اور ہماری قوم کے سامنے اسلام کی خوبیاں بیان فرمائیں۔

ربوہ جماعت احمدیہ کا مرکز ہے پرسکون۔ ایک دوسرے کو سلام کرنا اور آپس کی محبت و تعاون مجھے یہاں بہت نظر آئی۔ مجھے بتایا گیا کہ ربوہ میں ناخواندہ ایک فیصد سے بھی کم ہیں۔ جبکہ میرے مطالعہ کے مطابق پاکستان میں خواندگی کی شرح صرف پچیس فیصد ہے تعلیم کے میدان میں یہی بہت بڑی کامیابی ہے لیکن یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک سکیم کے مطابق چند سال تک کوئی بھی ایسا احمدی نہ ہوگا جس نے بنیادی تعلیم (مڈل میٹرک) مکمل نہ کر لی ہو۔

شام کو جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی مرکزی تنظیم کے نوجوان صدر محمود احمد صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اعلیٰ شخصیت کے مالک تھے سادگی اور انکساری مثالی تھی یہاں سپورٹس کے ساتھ دلچسپی نمایاں تھی میں نے بھی ٹیبل ٹینس کھیلا۔ صنعت کی طرف بھی کافی رجحان ہے۔ انگریزی ٹائپ سکھانے کا انتظام دیکھا۔ یہاں بھی انچارج محمود صاحب تھے۔ میرے سفر میں محمود نام کے لوگ کافی ملے محمد اور احمد تو ہر ایک نام کے ساتھ عام طور پر ہوتا ہی ہے۔ جیسے مرضی محمد یا احمد کے نام سے آواز دے لیجئے۔ ربوہ میں ملنے والوں کا شکریہ۔ طبیعت کی خرابی کی وجہ سے سب جگہ نہ جا سکا۔ اگلی دفعہ سہی۔

اسلام آباد:

فیصل آباد سے بس کے ذریعہ اسلام آباد پہنچے یہ سفر کوئی اتنا آرام دہ نہ تھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ لاہور سے اسلام آباد کے درمیان اچھا انتظام موجود ہے۔ اسلام آباد میں ہم جماعت احمدیہ کے مشن ہاؤس میں ٹھہرے اسلام آباد میں میرے ذاتی دوست منیر احمد صاحب فرخ موجود تھے۔ آپ جاپان میں یوکوہاما میرے گھر جماعت احمدیہ کے مبلغ کے ساتھ آئے تھے۔ میرے والدین آپ کی شخصیت سے بہت متاثر ہیں۔ آپ کو ہم اپنی آمد کی پیشگی اطلاع نہ کر سکے تھے۔ پھر بھی آپ آگئے اور شام کو اسلام آباد کی خوب سیر کروائی۔ آپ اتنی صاف انگریزی بولتے ہیں کہ مجھے کبھی آپ کی انگریزی سمجھنے میں دقت نہیں ہوتی۔ آپ کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہوئے۔ اسلام آباد کا شہر مجھے بہت پسند آیا۔ بلکہ ہر جاپانی جو اسلام آباد سے ہو کر آتا ہے اسلام آباد کی صفائی اور پلاننگ کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

جاپان واپسی:

پاکستان اور جماعت احمدیہ کی بہت سی یادیں اور تحفے لے کر ۱۸ اگست کو کراچی سے روانہ ہوا اور ۱۹ اگست کو جاپان کے NARITA ایئرپورٹ پر اترا۔ اس دفعہ بھی کراچی کے محمد علی صاحب نے خود میرے اور پروفیسر کاگاوا صاحب کے الوداع کے لئے جو تکلیف اٹھائی وہ ہمیشہ مجھے آپ لوگوں کے مذہب کے مطالعہ پر اکساتی رہتی ہے۔ اور میں سوچتا ہوں کہ جسے ہم جاپانی لوگ نرم جوشی اور محبت کہتے ہیں وہ آپ کی گرم جوشی سے مختلف کیوں ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہماری (جاپانیوں) کی گرم جوشی محض سطحی ہو؟

شکریہ:

اس سفر کے سلسلہ میں میں ہر اس فرد کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے میرے اس سفر کو آسان کیا اور اچھی اچھی باتیں سکھائیں خاص طور پر عطاء المجیب صاحب راشد اور اپنے ترجمان اور دوست مغفور احمد منیب صاحب کا۔ ایک بار پھر پاکستان کو تفصیل سے دیکھنے کی خواہش ہے۔

مرسلہ

(وکالت تبشیر)

دعائے مغفرت

● خاکسار کے والد مرزا محمد سعید بیگ صاحب ۱۰ جنوری کی شام اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کی خواہش کے بموجب ان کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ نماز جنازہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و محبت پڑھائی۔ بعد ازاں عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ دوست اور احباب ان کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا کریں۔ مرحوم مرزا قدرت اللہ صاحب آف قادیان کے بیٹے اور مشہور رفیق خاص حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود اور پنجابی کے عظیم شاعر حضرت بابا ہدایت اللہ (سی حرفی شاعر) لاہور کے بڑے پوتے تھے۔

مرحوم نہایت سادہ۔ قناعت پسند اور قرآن کریم۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام و احمدیت کے شیدائی تھے۔ ان کی ماشاء اللہ چار بیٹیاں اور ۵ بیٹے ہیں۔ تین بیٹیاں اور دو بیٹے شادی شدہ ہیں۔ (مرزا رشید انور بیگ)

● خاکسار کے والد محترم قریشی عبدالوحید صاحب مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۸۴ء ایک عارضہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (آمین)

(عبدالجلیل ظفر۔ گول بازار۔ ربوہ)

اعلان گمشدگی

مورخہ ۲۹/۱۲/۸۳ کو اڈہ لاریاں ربوہ سے کتابوں کا ایک بنڈل ملا تھا۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جس صاحب کا یہ بنڈل ہو۔ نشانی بتلا کر نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

"سرکٹ" کانفرنس سیرالیون (بقیہ صفحہ اول)

پیراماؤنٹ چیف نے تقریر کی۔ اور جماعت کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ آپ نے پروگرام میں پورا پورا حصہ لیا اور مسلسل ۶ گھنٹے کانفرنس کے اختتام تک تشریف فرما رہے۔

اس کے بعد چیف امام نے بھی تقریر کی اور جماعت کی کوششوں کو سراہا اور شکریہ ادا کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کانفرنس کے بہتر اور مفید نتائج پیدا فرمائے آمین!

(وکالت تبشیر)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی اہلیہ محترمہ ناسازی طبع کی بنا پر علیل ہیں۔ نیز میرے بڑے بھائی گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ احباب جماعت سے ہر دو کی مکمل صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(سیف اللہ خالد۔ ڈیرہ غازی خان)

(۲) خاکسار کے والد محترم شوگر۔ بلڈ پریشر اور گیس ٹربل کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا کریں

(محمد اصغر احمد نگر)

گمشدہ اشیاء

مورخہ ۱۷/۲/۸۴ کو بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ کے باہر والے سٹینڈ پر میرا ایک عدد سائیکل سنہرا رنگ سیاہ نمبر 0 85 395 کوئی دوست غلطی سے لے گئے ہیں۔ براہ کرم درج ذیل پتہ پر پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں (عطاء اللہ ورڈ ایچ ۱۳ ناصر آباد کالونی ربوہ)

● میری گاڑی نمبر SGA ۲۸۸۴ کے کاغذات گم ہو گئے ہیں۔ جن صاحب کو ملیں وہ ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر گولبازار ربوہ کو پہنچا دیں۔ کاغذات پہنچانے والے کو ۵۰/- روپے انعام دیا جائے گا (راجہ عبدالواسع ربوہ)

● گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول کی طرف سے آتے کہیں مبلغ ۲۱/- روپے گر گئے ہیں جس صاحب کو ملے ہوں تو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ شکریہ۔

(لعل دین صدیقی مکان نمبر ۲۲/۱۲ دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ)

النَّاسُ كَأَسْنَانِ الْمُشْطِ تمام لوگ کنگھی کے دندانوں کی مانند ہیں (حدیث النبی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے اوّلین مجاہدین کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال دفتر اوّل کے بارے میں فرمایا:۔

"میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ اسلام کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں۔

مجاہدین دفتر اوّل کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ پیارے امام ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بزرگوں کا چندہ جاری کریں۔

(وکیل المال اوّل)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں!

کیا آپ نے اپنی مجلس کے ناظم اطفال کا تقرر فرما دیا ہے؟ نیز مربیان اطفال کا تقرر بھی بہت ضروری ہے۔

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

محترم ناظم صاحب اطفال

کیا آپ نے مرکز کی طرف سے دیئے گئے پروگرام کے مطابق عمل کرتے ہوئے ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ ارسال فرما دی ہے۔

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تقریب شادی

عزیزم فضل محمود بھٹو آف ماریشس حال پاکستان کی شادی ہمراہ عزیزہ ثمینہ عاطف سلمہا بنت مکرم پروفیسر مسعود احمد عاطف صاحب مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۸۳ء ربوہ میں منعقد ہوئی۔ بارات گیسٹ ہاؤس خدام الاحمدیہ ربوہ سے برمکان مکرم پروفیسر مسعود احمد صاحب عاطف دارالعلوم پہنچی جہاں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب ناظر امور عامہ نے دعا کروائی۔

شادی کی اس تقریب میں حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم مبارک حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بھی ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ اسی طرح خاندان حضرت اقدس کی بعض اور معزز ہستیوں نے بھی شرکت فرمائی۔

مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۸۳ء ایوان محمود میں مکرم محمد دین ناز صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

خاکسار کی بہو عزیزہ ثمینہ عاطف سلمہا حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم کی نواسی اور میاں عبدالرحیم صاحب مرحوم آف مالیر کوٹلہ کی پوتی ہیں۔ احباب سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(احمد ید اللہ بھٹو ماریشس)

ربوہ کے احباب متوجہ ہوں

احباب سے گزارش ہے کہ گول بازار ربوہ میں احسان جنرل سٹور پر لوکل ایجنسی روزنامہ الفضل نے مستقل رابطہ کا انتظام کیا ہے۔ یہاں پر ایک کاپی رکھ دی گئی ہے۔ جو خریدار الفضل کو مفید مشورہ دینا چاہتے ہوں یا کوئی شکایت ہو تو اس کاپی پر اندراج فرمائیں فوری تدارک کی کوشش کی جائے گی۔ نیز آئندہ سے خریدار حضرات اس دکان پر اپنے ماہوار بل بھی ادا فرما سکتے ہیں۔ جو نئی اخبار جاری کروانا چاہتے ہوں وہ بھی اسی دکان سے رابطہ قائم فرمائیں اور توسیع اشاعت میں تعاون فرمائیں جزاکم اللہ

(مینیجر الفضل ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کی بیٹی عزیزہ ناصرہ اسلم کو مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۸۴ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ الحمد للہ۔ یہ بچی خاکسار کی نواسی اور مکرم محمد شفیع صاحب واہ کینٹ کی پوتی ہے۔

احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت اور تندرستی عطا فرمائے اور خاندان کے لئے مبارک کرے۔

(ملک محمد شریف سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ راولپنڈی)

شکریہ احباب

درج ذیل احباب نے مستحق افراد کے نام روزانہ اور خطبہ نمبر جاری کروانے کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے نفوس و اموال میں برکت دے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

۱۔ محترمہ بشریٰ مجید بھٹی صاحبہ سرگودھا		۵۰	روپے
۲۔ " سعید ماجد وحید صاحب	"	۲۰	"
۳۔ مکرم ندیم نعیم بھٹی صاحب	"	۱۰	"
۴۔ " منیر احمد صاحب	"	۱۰	"
۵۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ	"	۱۰	"
۶۔ مکرم میاں بلال احمد صاحب اعوان	مظفر گڑھ	۵۵۰	"
۷۔ " خلیل احمد خاں صاحب	پشاور	۳۷۵	"
۸۔ " صوبیدار میجر عبدالحمید صاحب	قصور	۵۰۰	"
۹۔ " سعید احمد صاحب سہیل	کوہاٹ	۶۲۵	"
۱۰۔ " محمد افضل محمد اشرف کھوکھر شہید		۲۵۰	"
۱۱۔ " منور احمد سمبڑیال۔		۱۶۰	"
۱۲۔ " محمد سرور صاحب جاوید	مستقط	۱۶۰	"
۱۳۔ مکرمہ عزیزہ امین صاحبہ	سمبڑیال	۱۲۰	"
۱۴۔ مکرم محمد یونس صاحب فاروق	کراچی	۱۲۵	"
۱۵۔ " ڈاکٹر منیر احمد صاحب		۱۲۵	"
۱۶۔ " محمد عیسیٰ ورک	لاہور	۱۲۵	"
۱۷۔ " ڈاکٹر بشیر احمد صاحب بٹ	"	۱۲۵	"
۱۸۔ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ مرحومہ		۱۲۵	"
۱۹۔ مکرمہ فضیلہ ریحانہ بنت کیپٹن نواب دین صاحب		۱۲۵	"
۲۰۔ مکرم مرزا محمد رشید صاحب کراچی		۱۲۵	"
۲۱۔ لجنہ اماء اللہ فیروز والا ضلع گوجرانوالہ		۱۲۵	"
۲۲۔ عبدالمجید صاحب میرپور		۱۰۰	"
۲۳۔ عبدالمجید صاحب چوہدری کینیڈا		۱۰۰	"
۲۴۔ چوہدری عبدالحمید صاحب لاہور چھاؤنی		۷۵	"
۲۵۔ عبدالبصیر صاحب	لندن	۵۰	"
۲۶۔ عارفہ تنویر صاحبہ	لاہور	۳۵	"
۲۷۔ منصور احمد صاحب		۳۵	"
۲۸۔ مسٹر نور الحق صاحب		۳۵	"
۲۹۔ نادیہ داؤد صاحبہ بنت داؤد احمد صاحب		۳۵	"
۳۰۔ منجانب چوہدری محمود احمد صاحب ولد محمد شریف صاحب		۳۵	"
۳۱۔ انیسہ حبیب صاحبہ لاہور منجانب والدہ صاحبہ		۳۵	"
۳۲۔ خواجہ محمد امین صاحب	سمبڑیال	۳۵	"
۳۳۔ مرزا بشیر احمد صاحب کوہاٹ		۳۲	"
۳۴۔ محمد اشرف صاحب ساہی وال		۵	"

مطالبہ تحریک جدید: "پنشنر اصحاب اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں!" قیادت تحریک جدید
انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولوی شوکت حسین صاحب شاد وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم مولوی شوکت حسین صاحب شاد (سابق استاد مدرسہ احمدیہ قادیان) ابن حضرت منشی محمد حسین صاحب مرحوم سابق خوش نویس قادیان مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۸۴ء بروز بدھ ندیم میڈیکل سنٹر گلشن اقبال کراچی میں رات آٹھ بج کر بیس منٹ پر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کی عمر ۶۵ سال تھی وہ ہیڈ کاتب الفضل مکرم قریشی احمد حسین صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔

مرحوم کا جسد خاکی بذریعہ ٹرین ربوہ لایا گیا۔ پی۔ آئی۔ اے کی ہڑتال کی وجہ سے جسد خاکی لانے میں تاخیر ہوگئی۔ مورخہ ۲۴ فروری بعد نماز عشاء محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین عمل ہونے پر محترم مولانا دوست محمد صاحب مورخ احمدیت نے دعا کرائی۔

مرحوم مدرسہ احمدیہ قادیان میں تدریس کے فرائض سرانجام دینے کے علاوہ سیدنا حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ کے بعض صاحبزادگان کے اتالیق بھی رہے نیز جننگ فیکٹری کنری سندھ میں بھی خدمات سرانجام دیں۔ مرحوم بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ ان کا اکثر وقت عبادات، دعاؤں اور ذکر الٰہی میں بسر ہوتا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے چار بچے اور ایک بچی چھوڑی ہے۔ مرحوم کے صاحبزادوں میں مکرم محمد احمد قمر صاحب کراچی میں بنک آفیسر ہیں۔ مکرم محمود احمد ناصر صاحب ناصر موٹرز کے نام سے کاروں کا کاروبار کرتے ہیں۔ مکرم منور احمد صاحب موٹر کمپنی آف نائیجیریا میں منیجر ہیں اور مکرم ہدایت حسین مسعود صاحب نائیجیریا میں آرکیٹیکٹ ہیں۔ ان کے علاوہ مرحوم نے ۱۲ پوتے پوتیاں اور نواسے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

وفات کی اطلاع ملتے ہی مرحوم کے چھوٹے بھائی مکرم منصور احمد اقبال صاحب کراچی پہنچ گئے اور جنازہ کے ساتھ آئے۔ کراچی میں احباب جماعت نے بڑے اخلاص سے تعاون فرمایا۔ ان میں مکرم ظفر اللہ بٹ صاحب، مکرم وقار احمد صاحب، مکرم ناصر حسین ملک صاحب، مکرم شیخ ضیاء الحق صاحب، مکرم مولوی صدر الدین صاحب اور مکرم وحید قادری صاحب قابل ذکر ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کو ہر آن اپنے درجات قرب میں بڑھاتا رہے۔

تقریب شادی

عزیزہ محترمہ آنسہ مبارک بنت مکرم و محترم مبارک احمد صاحب پراچہ اسلام آباد کے نکاح کا اعلان عزیزم محمد احمد خان صاحب ابن نیاز احمد خان صاحب حال مقیم میچیگن (MICHIGAN) امریکہ کے ساتھ مبلغ پچھتر ہزار روپے (۷۵۰۰۰/-) حق مہر پر مکرم اخلاق احمد صاحب انجم مربی سلسلہ نے مورخہ ۱۲ فروری ۸۴ء بعد نماز مغرب کیا اور رخصتانہ بتاریخ ۱۶ فروری ۸۴ء بروز جمعرات عمل میں آیا۔ تمام افراد خاندان اور جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ سلمہا کی شادی ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب فرمائے اور دلہا دلہن ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کے وارث ٹھہریں۔

عزیزم محمد احمد خان صاحب ۲۴ فروری ۸۴ء کو امریکہ واپس تشریف لے گئے ہیں اور عزیزہ آنسہ سلمہا چند دن بعد امریکہ روانہ ہوں گی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے سفر کے لئے جملہ امور اپنے فضل سے آسان فرما دے اور وہ بخیریت امریکہ روانہ ہوں اور بخیریت منزل مقصود پر پہنچیں۔

(شیخ عبدالوہاب
امیر ضلع اسلام آباد)

اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ سعادتمند وہ ہے جو نصیحت پکڑے اپنے غیر کے حال سے (حدیث النبیؐ)

اعلان نکاح

میری بیٹی عزیزہ امۃ المتین کا نکاح بہمراہ عزیزم ملک حفیظ اللہ صاحب ابن ملک عطاء اللہ صاحب لاہور مبلغ بیس ہزار (۲۰،۰۰۰/-) روپے حق مہر پر مورخہ ۲۴/۱۲/۸۳ بعد نماز ظہر مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں مکرم و محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھا۔

عزیزہ امۃ المتین حضرت ملک حسن محمد صاحب مرحوم کی پڑپوتی اور والدم محترم ملک غلام نبی صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔ اور عزیز ملک حفیظ اللہ صاحب میرے چچا مرحوم ملک نصر اللہ خان صاحب ابن حضرت ملک حسن محمد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے فریقین کے لئے بابرکت فرمائے آمین

(ملک عبدالمجید مجید آئرن سٹور گولبازار ربوہ)

جائیداد برائے فروخت

۱۔ ایک کوٹھی رقبہ ۱۳ مرلے کنال ۸ بمعہ انیکسی و سرونٹ کوارٹر۔ ٹیوب ویل۔ باغ۔
۲۔ دو کنال زمین پر چار مکانات تعمیر شدہ ہیں رائس فیکٹری کے بالکل قریب۔
۳۔ تجارتی سنٹر میں واقع ایک کنال رقبہ انتہائی باموقع اور موزوں ترین۔
۴۔ دارالنصر غربی کالج روڈ پر ایک کنال رقبہ جس میں برلب سڑک پانچ دکانیں ہیں۔
۵۔ رائس فیکٹری روڈ پر دو کنال رقبہ کاروباری لحاظ سے انتہائی موزوں۔
۶۔ دارالرحمٰن ڈگری کالج پختہ روڈ پر ایک کنال رقبہ۔
۷۔ احمد نگر اڈہ کے بالکل قریب سرگودھا روڈ پر برلب سڑک رقبہ دو کنال، مرلے اسکے علاوہ باموقع پلاٹس، مکانات و کوٹھیاں قابل فروخت ہیں۔

خواجہ عبدالمومن مومن کلاتھ و مومن اسٹیٹس پرائیویٹ لمیٹڈ
گولبازار ربوہ۔ فون: 517

داخلہ جاری ہے

الیکٹریشن • ریفریجریشن وائرکنڈیشننگ کلاسز
۱۲ مارچ سے شروع ہوں گی۔
تفصیلات کے لئے ۲۹ فروری کا الفضل دیکھیں
طلباء کو سفری سہولت کے لئے بس کارڈ بھی بنوا کر دیئے جاتے ہیں
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵-۶-۷ مارچ
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ
میں مطب فرمائیں گے!
مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان
کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ فون: ۵۵۸

الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کی مہم
اپنے دل سے پوچھیئے
الفضل آپ کا مقدس آرگن ہے۔ اس کی اشاعت بڑھانا اور اسے دس ہزار تک پہنچانا ہر ایک احمدی کا ضروری فریضہ ہے۔ آپ اس فریضہ کی ادائیگی میں کس حد تک کوشاں ہیں؟ اپنے دل سے پوچھیئے۔
مینیجر الفضل ربوہ